سفر بھی بہت آسان ہے۔ اور تمام بڑے شہروں میں ہوائی اڈے قائم ہیں۔

ٹیلی کمیونیکیشن کا نظام مثالی ہے شہروں میں لوکل کال مفت ہے۔ جبکہ حج اور عمرہ پر آنے والوں کیلئے .P.C.O کیبن سسٹم موجود ہے۔ جہاں لوگ آسانی کے ساتھ اپنے اپنے ملک فون کرتے ہیں موبائل فون کی سہولت عام ہے۔

سعودی عرب میں بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ لوگوں کا جان و مال محفوظ ہے۔ امن و امان کی صورت حال تسلی بخش ہے۔ سعودیہ دنیا کا واحد ملک ہے جہاں جرائم کی شرح سب سے کم ہے لوگوں کے جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اور یہ فریضہ حکومت باحسن طریق سرانجام دے رہی ہے۔

ملکی نظم و نسق چلانے کیلئے مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جہاں سعودی عرب کے دانشور اہل علم مفکرین ماہرین معاشیات و تعلیمات اس کے ارکان ہیں۔ اور باہمی مشاورت سے مسائل کے قابل عمل حل تجویز کرتے ہیں۔ اور حکومت کو سفارشات بھیجتے ہیں۔

سعودی حکومت کے اہم ترین کارہائے نمایاں میں حرمین شریفین کی توسیع ہے۔ تاریخ اسلام میں اس سے بڑی اور خوبصورت تعمیر پہلے نہ ہوئی۔ بلاشبہ موجودہ فرمانروا خادم الحرمین الشریفین نے دل کھول کر اور بے دریغ روپیہ صرف کیا اور ایک حسین یادگار بنادیا جہاں زائرین کیلئے لاجواب سہولتیں ہیں۔ خصوصا حج کے موقعہ پر منیٰ، عرفات، مزدلفہ اور دیگر مناسک حج ادا کرتے وقت ذرا تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ وضو اور طہارت پینے کا ٹھنڈا پانی سایہ دار راہ گزر، پہاڑوں کا سینہ چاک کر کے پیدل اور سواریوں کیلئے خوبصورت کشادہ راستے موجود ہیں۔

اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ موجودہ سعودی حکومت سابقہ مثالی اسلامی سلطنتوں کا ایک خوبصورت تسلسل ہے۔ اور پوری دنیا کے حکمرانوں کیلئے ایک مثال بھی۔

دعا ہے کہ اللہ انہیں ظاہری و باطنی سازشوں سے محفوظ رکھے اور استحکام نصیب فرمائے ان کی خدمات کو قبول فرمائے آمین۔

## سعودی نوجوانوں سے اپیل!

اس وقت پوری دنیا دہشت گردی اور تخریب کاری کی لپیٹ میں ہے اور جگہ جگہ بم دھماکے اور خودکش حملے ہو رہے ہیں۔ اور لاتعداد بے گناہ افراد لقمہ اجل بن رہے ہیں۔ حملہ آور اپنے مطالبات کیلئے ایسا کرتے ہونگے مگر آج تک ایسی کاروائیوں سے انہیں کچھ حاصل نہ ہوا الٹا نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی قوم کیلئے بھی مصائب مول لئے۔

امریکہ بہادر جو کہ مسلمانوں کے ساتھ اب صلیبی جنگ کا آغاز کر چکا ہے، ہر تخریب کاری کی نسبت مسلمانوں کی طرف کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نہایت زہریلا پروپیگنڈہ کر کے انہیں بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کرتا ہے اور حیلے بہانے سے ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتا ہے۔ آج کل خاص طور پر اس کا نشانہ سعودی عرب بنا ہوا ہے۔ اس کے تمام ذرائع ابلاغ جلتی پر تیل کا کام کرتے ہیں اور چند ضمیر فروش لوگوں کے ذریعے یہ کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔ وہ سعودیہ کے خلاف نہایت غلیظ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اس طرح بعض نام نہاد امریکی دانشور بھی سعودیہ کے خلاف من گھڑت قصے منسوب کر کے مضامین لکھ رہے ہیں۔ دنیا میں کسی جگہ بھی دہشت گردی ہوتی ہے تو اس کا ایک سرا سعودیہ کے ساتھ جوڑا جاتا ہے تاکہ مسلمانوں کی پسندیدہ اور محبوب جگہ کو بدنام کیا جا سکے۔ حالانکہ ایک عالم اس بات پر شاہد ہے کہ حکومت سعودیہ کبھی بھی دہشت گردی کی حمایت نہیں کرتی اور نہ ہی ایسے دہشت گردوں کو پناہ دیتی ہے اور نہ ہی ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

لیکن اس المیے کا ایک پہلو نہایت افسوس ناک ہے کہ بعض ناداں دوست جو غلط لوگوں کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور ان کے اشارے پر انتہا پسندی کا شکار ہوئے ہیں اور خود سعودیہ کیلئے مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ اور بدنامی کا باعث ہیں۔ سعودی نوجوان یہ سمجھتے ہیں کہ ان کیلئے بڑا فتنہ یا مسئلہ امریکہ یا اس کے حواری ہیں۔ اپنا شدید ردعمل ظاہر کرتے ہیں اور دہشت گردی یا تخریب کاری کی وارداتوں میں ملوث ہو جاتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ اس کے منفی اثرات کیا ہوں گے۔ اور اس سے حکومت کیلئے کیا مشکلات ہونگی۔ اس لئے ہماری ان سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اپنا رویہ تبدیل کریں اور حکومت سعودیہ کو مضبوط کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔

ہم یہاں خادم الحرمین الشریفین کی اس اپیل کا حوالہ ضرور دینا چاہیں گے جس میں آپ نے تمام دنیا کے مسلمانوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ انتہا پسندی کو ترک کریں اور اعتدال کا راستہ اختیار کریں۔ اسلام کے محاسن اور اوصاف امن و سلامتی کو دنیا میں پھیلائیں۔ خاص کر انہوں نے سعودی نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ جہالت اور ناخواندگی کی بنا پر دہشت گردوں کے آلہ کار نہ بنیں اور انہوں نے غلو اور تعصب کو مسترد کیا ہے اور اسلامی تعلیمات سے انحراف کرنے والوں کے افکار کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہی امن کا راستہ ہے اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو سمجھ عطا فرمائے اور انہیں صحیح اسلامی تعلیمات پر استقامت سے نوازے اور ہر قسم کے شر اور فتنہ سے محفوظ رکھے آمین۔

## مثالی علماء کنونشن و اسلامی کانفرنس

اسلامی تعلیمات کے فروغ اور اس کی تہذیب و ثقافت کو ہر عام خاص تک پہنچانے کیلئے ملک بھر میں مختلف نوعیت کی کانفرنسیں، جلسے، کنونشن، سیمینار منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ جس میں علماء کرام، مفکرین، دانشور، اپنے اپنے انداز میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ عوامی کانفرنسوں کی روایات ہیں کہ اس میں ایسے خطباء اور واعظین ہی کو دعوت خطاب دی جاتی ہے۔ جو خوش الحان ہوں اور عوامی مزاج کے مطابق گفتگو کرنے والے ہوں۔ ان علماء کی خدمات بھی قابل قدر ہیں جو بستی بستی، قریہ قریہ جا کر دعوت دین کا کام کر رہے ہیں۔ اور اس کے اثرات بھی نظر آتے ہیں۔ لیکن گذشتہ دنوں جامعہ سعیدیہ خانیوال کے مہتمم ممتاز محقق، ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر نے روایات سے ہٹ کر ایک منفرد اور مثالی علماء کنونشن و اسلامی کانفرنس کا اہتمام کیا جو دو روز جاری رہی، اور اس کی مختلف نشستیں ہوئیں۔ اس میں جن اصحاب علم و فضل نے خطاب کیا ان کا تعلق خالص علمی دنیا سے تھا۔ شیوخ الحدیث، مفتیان کرام، ماہرین تعلیم، محققین اور دینی مدارس کے اساتذہ شامل تھے۔ ان کی تقریروں میں علمی رنگ غالب تھا اور نہایت مدلل اور پرمغز گفتگو سننے کو ملی۔ عوام کی کثیر تعداد بھی ان نشستوں میں موجود رہی اور نہایت توجہ اور انہماک سے گفتگو سنی۔ اور اس انداز اور اسلوب کو بے حد سراہا۔ نتائج کے اعتبار سے یہ کانفرنس بے حد کامیاب رہی۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہ پروگرام اپنی نوعیت کا منفرد اور مثالی تھا۔ امید ہے کہ دیگر تعلیمی ادارے بھی اس روایت کو اپنے ہاں جاری کریں گے اور خالص علمی تعلیمی، و دعوتی پروگرام منعقد کریں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆